بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

11-دسواں ناقض: اللہ تعالیٰ کے دین سے اعراض کرنا (منہ موڑنا)

نواقض الاسلام لشیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے، اور ہم شرح کر رہے ہیں فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان (حفظہ اللہ) کی شرح سے۔

آج کی نشست میں آخری ناقض نواقض الاسلام میں سے دسویں نمبر پر شیخ صاحب فرماتے ہیں: ”العَاشِرُ: الإعرَاضُ عَنْ دَينِ اللهِ تَعَالَى ، لَا يَتَعَلَّمُهُ ، وَلَا يَعمَلُ بِهِ ، وَالدَّلِيلُ قَولُهُ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ﴾ (السجدۃ:22)“۔

دسواں ناقض نواقض الاسلام میں سے، شیخ صاحب (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ”الإعرَاضُ عَنْ دَينِ اللهِ تَعَالَى“ (اللہ تعالیٰ کے دین سے اعراض کرنا (منہ موڑنا))۔ کیسے منہ موڑا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے دین سے اعراض کرتے ہوئے؟ ”لَا يَتَعَلَّمُهُ“ (دین کا علم نہیں حاصل کرتا) ”وَلَا يَعمَلُ بِهِ“ (اور نہ ہی اُس پر عمل کرتا ہے)۔

اور اس کی دلیل ارشاد باری تعالیٰ ہے سورۃ السجدۃ آیت نمبر 22 میں: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ﴾ (اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جسے اُس کے ربّ کی آیتوں سے نصیحت کی گئی) ﴿ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا﴾ (پھر وہ ان سے منہ موڑ لیتا ہے (اعراض کر لیتا ہے)) ﴿إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ﴾ (یقیناً ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں)۔

اس ناقض کے تعلق سے فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں: ”الْعَاشِرُ- وَهُوَ الأَخِيرُ“ (دسواں ناقض، اور اس رسالے میں یہ آخر ہے) ”الْإِعرَاضُ عَنْ دِينِ اللهِ“ (اللہ تعالیٰ کے دین سے اعراض کرنا) ”لَا

يَهْتَمُّ بِالدِّينِ" (اس اعراض سے کیا مراد ہے کہ دین کا اہتمام ہی نہیں اس کی زندگی میں)"لَا يَتَعَلَّمُ" (نہ ہی وہ علم حاصل کرتا ہے)"وَلَوْ تَعَلَّمَ لَا يَعْمَلُ" (اور اگر وہ علم حاصل کر بھی لے تو عمل کرتا ہی نہیں ہے)"يُعْرِضُ عَنِ الْعِلْمِ أَوَّلًا" (پہلے وہ علم سے اعراض کرتا ہے)"ثُمَّ يُعْرِضُ عَنِ الْعَمَلِ" (پھر وہ عمل سے بھی اعراض کرتا ہے)"نَسْأَلُ اللهَ الْعَافِيَةَ" (اللہ تعالیٰ سے ہم عافیت اور سلامتی کی دعا کرتے ہیں)۔

یہاں پر شیخ صاحب ایک اہم بات بیان فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دین سے اعراض کیسے کیا جاتا ہے؟ دو طریقوں سے کیا جاتا ہے، ایک بنیاد ہے اور دوسرا اُس بنیاد کے لیے لازم ہے (یعنی دونوں چیزیں لازم اور ملزوم ہیں):

1- پہلی بات ہے کہ دین کا علم ہی حاصل نہیں کرتا یہ کون سا علم ہے؟!

یہ کوئی فروعات کے علم کی بات نہیں ہورہی دین کے اصل علم کی بات ہورہی ہے، یہ وہ علم ہے جس سے کوئی مسلمان ہوتا ہے اگر یہ علم نہیں تو کوئی شخص مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔

تو اصل دین کے علم کی بات ہورہی ہے:"لَا يَتَعَلَّمُ" نہ تو علم حاصل کرتا ہے،"وَلَوْ تَعَلَّمَ لَا يَعْمَلُ" اور اگر علم حاصل بھی کرلے یعنی دین کی جو بنیاد ہے جس علم سے کوئی شخص دین اسلام میں داخل ہوتا ہے وہ علم تو اس نے حاصل کر لیا ہے جان لیا ہے لیکن"لَا يَعْمَلُ" کوئی عمل نہیں کرتا کسی قسم کا بھی۔یعنی جنس العلم یا جنس العمل دونوں چیزیں، یا تو علم نہیں ہے اور اگر علم ہے تو پھر عمل ہی نہیں ہے مکمل طور پر کوئی عمل نہیں ہے۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:"وَحَتَّى لَوْ عَمِلَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ عِلْمٍ فَعَمَلُهُ ضَلَالٌ" (اگر عمل ہے لیکن علم نہیں ہے تو شیخ صاحب فرماتے ہیں: اگر وہ عمل کر بھی لیتا ہے لیکن علم کی بنیاد پر نہیں کرتا تو اس کا یہ عمل گمراہی ہے)"فَلَا بُدَّ أَنْ يَتَعَلَّمَ أَوَّلًا ثُمَّ يَعْمَلَ"(تو لازم بات یہ ہے اُس کے لیے کہ وہ سب سے پہلے علم حاصل کرے اور پھر یعنی علم حاصل کرنے کے بعد وہ عمل کرے)۔

"أَمَّا مَنْ أَخَذَ الْعِلْمَ وَتَرَكَ الْعَمَلَ"(اور اس کے برعکس (شیخ صاحب فرماتے ہیں) یعنی اگر کوئی شخص علم تو لے لیتا ہے لیکن عمل کو ترک کر دیتا ہے)"فَهٰذَا مِنَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ"(تو یہ اُن میں سے ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل کیا گیا ہے (مغضوب علیہم میں سے ہے))۔

”وَمَنْ أَخَذَ الْعَمَلَ وَتَرَكَ الْعِلْمَ“ (اور جس نے عمل تو لے لیا لیکن علم کو ترک کردیا چھوڑ دیا)”فَهَذَا ضَالٌّ“(شیخ صاحب فرماتے ہیں: تو یہ گمراہ ہے)۔

”وَهَذَا مَا نَسْتَعِيذُ مِنْهُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ“(شیخ صاحب فرماتے ہیں: اسی سے ہم نماز کی ہر رکعت میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتے ہیں)،ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ‏ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ﴾(الفاتحۃ:6-7)۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: ہم اپنی نمازوں میں یہ دعا ہر رکعت میں کرتے ہیں: ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ﴾ (اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم کی طرف ہدایت عطا فرما)۔ یہ صراط مستقیم کس کا راستہ ہے؟ یہ سیدھا راستہ کس کا ہے؟ ﴿صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾ (وہ راستہ جن لوگوں پر تو نے اپنا انعام کیا(اس راستے کے علاوہ جو بھی راستے ہیں وہ گمراہی کے راستے ہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کے راستے ہیں)) ﴿غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ﴾ (نہ اُن کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا) ﴿وَلَا الضَّآلِّيۡنَ﴾ (اور نہ ہی گمراہ)۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: ”فَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ دِينِ اللهِ“ (پس جس نے اللہ تعالیٰ کے دین سے اعراض کیا(منہ موڑ لیا))”لَا يَتَعَلَّمُهُ وَلَا يَعْمَلُ بِهِ“(نہ ہی اُس کا علم حاصل کرتا ہے اور نہ ہی اس پر عمل کرتا ہے)”فَإِنَّهُ يَكُونُ مُرْتَدًّا عَنْ دِينِ الإِسْلَامِ“(تو ایسا شخص دین اسلام سے مرتد ہے(دین اسلام سے خارج ہے))”وَاللهُ - جَلَّ وَعَلَا- يَقُولُ“(اور اللہ جلّ وعلا ارشاد فرماتے ہیں) ﴿وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا﴾ (اور جو میری نصیحت سے میرے ذکر سے (یعنی میرے دین سے) منہ موڑ لیتا ہے اعراض کر لیتا ہے تو یقیناً اس کے لیے تنگ معیشت ہے)(طٰہٰ:124)۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: ”أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي: لَمْ يَتَعَلَّمْهُ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ“ (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ﴿اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ﴾ سے مراد یہ ہے کہ نہ تو اس کا علم حاصل کرتا ہے اور نہ ہی اس پر عمل کرتا ہے)۔ اور دوسری آیت شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: ﴿وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ﴾(الاحقاف:3)۔

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾(اور جنہوں نے کفر کیا)﴿عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ﴾(جس چیز سے انہیں آگاہ کیا گیا خبر دار کیا گیا اس سے اعراض کرتے ہیں)۔یعنی دین سے اور دین کی تعلیمات سے اعراض کرتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں اگلی آیت جو شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے بطور دلیل بیان فرمائی ہے:﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ﴾(السجدۃ:22)۔

سورۃ السجدۃ آیت نمبر 22 کے تعلق سے شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:"أعْرَضَ عَنها بَعدَ ما ذُكِّرَ بِهَا" (اعراض اس شخص نے کیا اس کے بعد کہ اسے نصیحت کی گئی)۔

یعنی اسے پتہ ہے وہ جاہل نہیں ہے اور وہ اب جاننے کے بعد اس سے اعراض کر لیتا ہے (یا تو مکمل علم سے اعراض ہے یا مکمل عمل سے اعراض ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:"وهُناكَ إنسانٌ لَا يَتَعَلّمِ مِن بَابِ الكَسَل" (وہاں پر ایک ایسا شخص بھی ہے یعنی بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو علم حاصل نہیں کرتے کاہلی اور سستی کی وجہ سے)"هَذَا لَا يُكَفَّر"(ایسے شخص کی تکفیر نہیں کی جاتی (یعنی ایسا شخص کافر نہیں))"وَلَكِنّهُ يُلَامُ عَلَى كَسَلِهِ"(لیکن اس کی سستی اور کاہلی پر ملامت کی جاتی ہے)"أَمَّا إِذَا كَانَ تَرَكَ طَلَبَ العِلمِ عَدَمُ رَغبَةٍ فِي الْعِلمِ هَذَا هُوَ الأَعرَاضُ وَالعِيَاذُ بِاللهِ"(لیکن اگر طلب علم سے خود رغبت ہی نہیں ہے وہ چاہتا ہی نہیں ہے، اس کا اہتمام کرتا ہی نہیں ہے اور اس کے لیے کچھ سوچتا بھی نہیں ہے ارادہ ہی نہیں کرتا کہ دین کی جو اصل ہے جو بنیاد ہے اس کا علم حاصل کیا جائے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:"هَذَا هُوَ الأَعرَاضُ"(یہی اعراض ہے، والعیاذ باللہ)"هَذَا هُوَ الَّذِي يَكفُر"(ایسا شخص بھی کافر ہوتا ہے)۔

"وَلَكِن إِنْ كَانَ الْمرءُ يَرغَبُ العِلْمَ" (لیکن ایک شخص ہے وہ علم کی رغبت تو ہے)"وَيُحِبّ العِلمْ"(اور علم سے محبت بھی ہے)"وَلَكِنّهُ عِندَهُ كَسَل"(لیکن اس میں سستی اور کاہلی پائی جاتی ہے)"لِأَنَّ طَلَبَ العِلمِ صَعب يَتَطَلَّب صَبرًا"(کیونکہ طلب علم تو مشکل ہے اس کے لیے صبر کی ضرورت ہے)"وَيَتَطَلَّبُ تَحَمُّلًا" (اور تحمل کی بھی ضرورت ہے)"وَيَتَطَلَّبُ جلُوسًا"(اور اس کے لیے بیٹھنا بھی پڑتا ہے)"وَهُوَ كَسْلَان"(لیکن یہ شخص جو ہے سست ہے)"فَهَذَا يُلَامُ عَلَى كَسلِهِ

وَعَلَى تَفْرِيطِهِ''(توایسے شخص کی ملامت کی جاتی ہے اس کی سستی اور کاہلی پر اور اس کی تفریط پر)''وَلَكِنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَى حَدِّ الْكُفْرِ''(لیکن یہ حد کفر تک نہیں پہنچتا)۔

پھر آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں:''الإِعْرَاضُ الَّذِي يَدُلُّ عَلَى عَدَمِ الرَّغْبَةِ فِي الْعِلْمِ أَوْ كَرَاهِيَةِ الْعِلْمِ هَذَا هُوَ الْكُفْرُ، وَالْعِيَاذُ بِاللهِ''(شیخ صاحب فرماتے ہیں شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ: وہ اعراض جو دلالت کرتا ہے)''عَلَى عَدَمِ الرَّغْبَةِ فِي الْعِلْمِ''(کہ علم کی کوئی رغبت ہی نہیں ہے کوئی چاہت ہی نہیں ہے)''أَوْ كَرَاهِيَةِ الْعِلْمِ''(یا علم سے نفرت ہے)''هَذَا هُوَ الْكُفْرُ''(شیخ صاحب فرماتے ہیں: یہی کفر ہے، والعیاذ باللہ)۔اس ناقض کے تعلق سے بعض لوگوں کو اشکال ہوا کہ جو عوام الناس ہیں کیا وہ اس میں شامل ہیں کیونکہ اکثر لوگ امت میں آپ دیکھتے ہیں وہ علم سے دور ہیں اور علم حاصل ہی نہیں کرتے؟ تو شیخ صاحب سوال کیا گیا اسی رسالے میں ہی آگے جو ہے بعض سوال کیے گئے ہیں تو اگلے درس میں ان شاءاللہ جو باقی باتیں رہی ہیں اس رسالے کے آخر میں شیخ صاحب نے بڑی پیاری باتیں فرمائی ہیں وہ، اور جو سوال جواب کی نشست آخر میں ہوئی ہے وہ سوال بھی ان شاءاللہ میں بیان کروں گا اور اس کا جواب بھی دوں گا لیکن ایک سوال کا جواب شیخ صاحب خود یہاں پر دیتے ہیں جس کا تعلق اسی ناقض سے ہے میں ابھی بیان کر دیتا ہوں۔

شیخ صاحب سے یہ سوال کیا گیا(شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے):''أحسن الله إليكم ، يقول: أشكل علينا قول المؤلف''(یعنی ہم پر مؤلف(یعنی محمد بن عبدالوہاب رحمۃاللہ علیہ) کا یہ قول جو ہے ہمیں مشکل پیش آئی شیخ صاحب کے اس قول میں)''الإِعْرَاضُ عَنْ دَيْنِ اللهِ تَعَالَى ، لَا يَتَعَلَّمُهُ ، وَلَا يَعْمَلُ بِهِ''(اللہ تعالیٰ کے دین سے اعراض کرنا، نہ تو اس کا علم حاصل کرتا ہے اور نہ ہی اس پر عمل کرتا ہے)''هل يدخل فيه العوام اليوم الذين لا يفقهون العلم الشرعي''(کیا اس میں عوام الناس بھی شامل ہیں جو علم شرعی کی سمجھ نہیں رکھتے)''ولا يرغبون به''(اور نہ ہی وہ علم حاصل کرنا چاہتے ہیں)''ولكنهم تعلموا من طفولتهم التوحيد وعملوا به؟'' (لیکن بچپن سے انہوں نے توحید تو جان لی ہے اور اس پر عمل بھی کر لیا ہے؟(یعنی مسلمان تو ہے بچپن سے وہ توحید کو بھی جانتا ہے بچپن سے))۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:''الجواب : لا يدخل هؤلاء لأنهم عاجزون عن التعلم أو متكاسلون عن التعلم''(یہ عوام الناس جن کا ذکر کیا گیا اس سوال میں یہ اس میں داخل نہیں ہیں(یعنی نواقض اسلام میں سے ان کا تعلق نہیں ہے، یعنی ان کا یہ عمل جو ہے جو علم حاصل کرنے میں بے پرواہی سے کام لیتے ہیں یا سستی کاہلی سے کام لیتے ہیں یہ نواقض اسلام میں سے نہیں

ہے) کیونکہ یاتو وہ علم حاصل کرنے سے عاجز ہیں اور یا سستی اور کاہلی کی وجہ سے علم حاصل نہیں کرتے))"هم مسلمون وهم مؤمنون ويعبدون الله"(ایسے لوگ مسلمان ہیں اور مومن ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتے ہیں)"ما هم مثل الْمُعرض"(ایسے لوگ جو ہیں وہ معرض نہیں ہیں (اعراض کرنے والے نہیں ہیں))"الْمُعرض الذّي ماله رغبة في العلم ولا له رغبة في الدين" (معرض وہ شخص ہے جس کی نہ تو علم حاصل کرنے میں کوئی رغبت ہے اور نہ ہی کوئی چاہت ہے"ولا له رغبة في الدين"اور نہ ہی دین میں اس کو کوئی رغبت اور چاہت ہے (یعنی مکمل دین سے وہ بے پرواہی کرتا ہے))"هذا هو الْمُعرض"(ایسا شخص ہی معرض ہے)۔

اور ان شاءاللہ اگلے درس میں جو مزید سوال کیے گئے ہیں شیخ صاحب سے اس نواقض اسلام کے تعلق سے اور کچھ اور بھی باہر کے سوال ہیں ان کا ذکر بھی کریں گے لیکن جو چیز یہاں پر بہت ضروری میں سمجھتا ہوں جاننے کے لیے کہ اعراض جو ہے جیساکہ بعض علماء نے مزید وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے جیساکہ الشیخ عبداللطیف حسن آل شیخ جو ہیں انہوں نے بھی یعنی "الدرر السنية" میں اس کی وضاحت کی ہے کہ کب اعراض کفر ہوتا ہے، تو انہوں نے فرمایا ہے اس کی دو صورتیں ہیں اعراض کفر تب ہوتا ہے:

(۱) جب یا تو اصل الایمان سے اعراض کیا جائے مکمل طور پر جو دین کی بنیاد ہے (جو ایمان کی اصل ہے اس سے اعراض کیا جائے)۔

(۲) یا مکمل طور پر عمل کو چھوڑ دیا جائے کہ عمل بالکل کرتا ہی نہیں ہے۔

تو اس طریقے سے جو ہے کوئی شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے: یا تو جو بنیادی علم ہے اسے حاصل نہ کرے، اور یا علم تو حاصل کیا ہے لیکن مکمل طور پر اس پر عمل نہیں کیا ہے اور اس کو چھوڑ دیا ہے۔

یعنی الشیخ عبداللطیف آل شیخ نے جو بات بیان فرمائی ہے میں وہ بتا دیتا ہوں:

الشیخ عبداللطیف بن عبدالرحمٰن بن حسن آل شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کہ لوگوں کے احوال متفاوت ہیں" تفاوتًا عظيمًا"، اور ان کا یہ تفاوت جو ہے یہ فرق جو ہے وہ درجات الایمان میں تناسب کی وجہ سے ہے (یا اس تناسب کے اعتبار سے ہے (اگر اصل الایمان موجود ہو اور تفریط اور ترک اس کے علاوہ ہو واجبات اور مستحبات میں تو اِس میں اور اُس

میں فرق شیخ صاحب بتا رہے ہیں) لیکن اگر اصل ہی موجود نہ ہو جس سے اسلام میں داخل کوئی شخص ہوتا ہے اور اس سے اعراض کرلے کُلی طور پر یہ کفر اعراض ہوتا ہے"۔

یعنی اگر اصل چیز موجود ہے ایک شخص مسلمان ہے اور پھر وہ تفریط کرتا ہے مزید علم حاصل کرنے میں ایسا شخص تو کافر نہیں ہے، لیکن جس کے پاس اصل ہی نہیں ہے اور اس کو وہ سیکھنا بھی نہیں چاہتا ہے تو یہ شخص جو ہے ایسا شخص اعراض کرنے والا ہے۔

الغرض: میں اس کی وضاحت اس لیے کررہا ہوں تاکہ کچھ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ جو لوگ آج علم حاصل نہیں کررہے شریعت کا تو وہ سارے کافر ہیں۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ آج کل کے دور میں تکفیری گروہ ہر بات پر تکفیر کرنا شروع کردیتا ہے، طالب علم کو چاہیے کہ ان مسائل کو بہترین طریقے سے سمجھیں اور کسی پر بھی کفر کا فتویٰ نہ لگائیں، اور اگر کسی چیز کا اشکال یا ابہام پیدا ہو جائے تو اہل علم سے پوچھ لیں تو پھر اس پر بات کریں۔

اور اعراض کی ایک اور قسم بھی ہے، بعض علماء بیان کرتے ہیں کہ دین سے اعراض سے مراد یہ ہے: "کہ نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتا ہے نہ تکذیب کرتا ہے"۔ یہ بھی اعراض میں سے ہے یہ پچھلے ناقض میں گزر چکا ہے تو یہ بھی اعراض میں شامل ہو جاتا ہے اور یہ صورت بھی کفریہ صورت ہے اعراض کی۔

الغرض: آج کی نشست میں اتنا کافی ہے اگلے درس میں جو باقی چیز بچی ہے اس پر ان شاءاللہ ہم بات کریں گے۔

واللہ أعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (11. نواقض الاسلام) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔